بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/اٹھارواں اجلاس

مُباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 7 جون 2010ء بمطابق 23 جمادی الثانی بروز سوموار﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	چیئرمینوں کا پینل۔	4
3	وقفہ سوالات۔	12
4	رخصت کی درخواستیں۔	14
5	سرکاری کارروائی۔	15
	(i) کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء)۔	
	(ii) لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء)۔	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 7 جون 2010ء بمطابق 23 جمادی الثانی بروز سوموار بوقت 11 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡ مُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھۡلِھَا ۙ وَاِ ذَاحَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًا بَصِیۡرًا ○ یٰۤاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ○ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر ۵ سورۃ النسآء آیت نمبر ۵۸ تا ۵۹

ترجمہ: بے شک اللہ تم کو فرماتا ہے کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔ اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ﷺ کا اور حاکموں کا جو تم سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول ﷺ کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔ یہ بات اچھی ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آئین کے آرٹیکل (2)53 جو آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے گا، میں ایزا کردہ ترمیم کے تحت سپیکر صوبائی اسمبلی کیلئے ضروری ہے کہ آئینی تقاضا پورا کرنے کیلئے ترمیم شدہ حلف لیں۔

Mr. Speaker: (In the name of Allah, the most Beneficent, the most Merciful). I, Muhammad Aslam Bhootani, do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan .

That, as a Speaker of the Provincial Assembly of the Province of Balochistan, [and whenever I am called upon to act as Governor, I will discharge] my duties, and perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully, in accordance with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the law and the rules of the Assembly, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan .

That I will strive to preserve the Islamic Ideology which is the basis for the creation of Pakistan .

That I will not allow my personal interest to influence my official conduct or my official decisions. That I will preserve, protect and defend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan .

And that , in all circumstances, I will do right to all manner of people, according to law, without fear or favour, affection or ill-will . May Allah Almighty help and guide me (A' meen).

(ڈیسک بجائے گئے)

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب سپیکر! یہ ہم پہلی دفعہ دیکھتے ہیں کہ بغیر کسی حلف دلانے والے کے آپ حلف لے رہے ہیں۔ یہ کیسا حلف ہے؟

جناب سپیکر: سینئر منسٹر صاحب) یہ آئینی تقاضا تھا اور سندھ اسمبلی کی۔۔۔(مداخلت)

سینئر وزیر: نہیں نہیں، آئینی تقاضا تو ٹھیک ہے یہ ہم سمجھتے ہیں۔ لیکن کوئی حلف دینے والا تو ہوتا تھا۔ کیونکہ اس

کی کیا ضمانت ہے کہ یہ حلف' حلف ہے یا کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ اسمبلی کے سامنے ہے اور یہی آئین نے کہا تھا۔جس کی میں نے پاسداری کی ہے۔جو کہا گیا تھا۔اور آپ کی اطلاع کے لئے سندھ اسمبلی کے سپیکر' وہ بھی پہلے اس طرح حلف لے چکے ہیں۔

Sardar Aslam on point of order.

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپیکر! میں نے مولانا صاحب سے کہا ہے کہ وہ کہیں لیکن وہ کہہ نہیں رہے ہیں۔میں کہوں کہ یہ تجدید نکاح ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی سردار اسلم on point of order۔لیکن سردار صاحب! ایک منٹ، سیکرٹری پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں اسکے بعد۔سیکرٹری اسمبلی چیئرمین آف پینل کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب سپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب۔

4۔ ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب۔

جناب سپیکر: جی! سردار اسلم بزنجو is on point of order

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں سمندری طوفان نے ہمارے گوادر ڈسٹرکٹ سے لیکر گڈانی تک تباہی پھیلادی ہے۔ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے ہیں۔لوگوں کی گھریں گر چکی ہیں۔موثر اقدامات کی وجہ سے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا ہے۔لیکن لوگوں کی پراپرٹی لوگوں کے گھر تباہ و برباد ہوچکے ہیں۔وزیراعلیٰ صاحب نے فوری طور پر پانچ کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا' میں سمجھتا ہوں کہ پانچ کروڑ روپے انتہائی کم ہیں۔وزیراعلیٰ صاحب اِس حوالے سے گوادر ڈسٹرکٹ اور بیلہ ڈسٹرکٹ میں کچھ جگہیں اس سے متاثر ہوئی ہیں اُنکے لئے اعلان کردیں۔دیگر ہم جو ایم پی ایز یا منسٹرز ہیں ہم کم از کم وزیراعلیٰ کا کوئی ریلیف فنڈ ہو' اپنی ایک مہینے کی تنخواہ اسمیں جمع

کرادیں۔گریڈ 17 سے اُوپر جو 22 گریڈز کے آفیسرز ہیں وہ کم از کم ایک دن کی تنخواہ جمع کرادیں۔اوراس حوالے سے تاکہ ہم اپنے اُن بھائیوں کی جو اسوقت بے سروسامانی کی حالت میں پڑے ہیں' اُن کی موثر مدد کرسکیں۔مجھے اُمید ہے کہ ہمارے دوست ہمارے وزراء ہمارے ایم پی ایز اسکی حمایت کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا۔اب کوئی بھی۔صادق صاحب! آپ بولیں' پھر احسان شاہ صاحب پھر ظہور صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب سپیکر! یہاں بلوچستان کے اندر مخلوط حکومت ہے جس میں ہم سب شامل ہیں۔یہ قدرتی آفت اور یہ سمندری طوفان تھا۔اسکی اطلاع جب حکومت کو ملی تو وزیر اعلیٰ نے فوری طور پر اس سلسلے میں واضح ہدایات انتظامیہ کو دیں کہ گوادر' مکران اور بلوچستان کی جو ساحلی پٹی ہے' وہاں جو نقصانات ہوئے ہیں ان لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اُن کو ہر ممکن امداد فراہم کی جائے۔اور فوری طور پر گوادر کیلئے اُنہوں نے آٹھ ٹیوب ویل اور پانچ کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔اس سلسلے میں صدر پاکستان نے مجھے اُسی رات اطلاع دی کہ اس سلسلے میں ہر ممکن مدد کی جائیں۔میں سردار اسلم بزنجو صاحب کو اور تمام اراکین کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب ہر ممکن وہاں کے لوگوں کی امداد اور مدد کرنے کیلئے تیار ہیں۔اور کل ہماری پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا' اسمیں تمام پارلیمانی پارٹی نے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر فیصلہ کیا کہ ہم جتنے بھی ایم پی ایز اور وزراء اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ گوادر ریلیف فنڈ میں دینگے کل اُنہوں نے وزیر اعلیٰ کے سامنے اسکا اعلان کیا ہے۔اور یقین دلاتے ہیں کہ جو نقصانات ہوئے ہیں اسکی جب سروے رپورٹ آ جائیگی' حکومت بلوچستان اور وزیر اعلیٰ نے ذاتی دلچسپی لی ہے اور صدر پاکستان کی اور پرائم منسٹر کی کہ بلوچستان کے لوگوں کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔

جناب سپیکر: احسان شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت وحرفت): اسلم بزنجو صاحب اور صادق عمرانی صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا میرے خیالات اُن سے کچھ مختلف نہیں ہیں۔جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے کہ سمندری طوفان نے ہمارے دو اضلاع کو بہت ہی زیادہ متاثر کیا ہے۔جس میں ڈسٹرکٹ گوادر اور لسبیلہ ہیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ جناب! ان ڈسٹرکوں سے جو ملحقہ علاقے ہیں' جس طرح کیچ ہے یا اسمیں خضدار آ سکتا ہے کوئی اور علاقہ' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب! سب سے پہلے تو اُن جگہوں پر توجہ دی جائے جہاں بہت ہی زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔لیکن مجھے جناب والا! میڈیا اور کچھ حلقوں سے یہ شکایت ضرور ہے کہ حکومت کے بروقت اقدامات کرنے کے باعث

وہاں اموات نہیں ہوئیں جانی نقصان نہیں ہوا۔لیکن بارش ایک ایسی چیز ہے جس کو حکومت تو نہیں روک سکتی۔ پانی کا جمع ہونا ایک ایسی چیز ہے جس کو حکومت نہیں روک سکتی۔لیکن کسی بھی حلقے نے اس بات کی جانب توجہ نہیں دلائی کہ جی صوبائی حکومت کے وزیراعلیٰ کی ہدایت کے مطابق صوبائی کابینہ کی ہدایت کے مطابق موثر اقدامات کئے گئے تھے جنکی وجہ سے یہ نقصانات زیادہ ہوسکتے تھے جو کہ کم ہوئے۔لیکن جناب والا! پانچ کروڑ روپے کا جو اعلان کیا ہے یہ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ کافی نہیں ہیں۔لیکن سی ایم صاحب جب جاکے وہاں اپنی آنکھوں سے ان حالات کا جائزہ لیں گے یقیناً اسمیں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔اور میں اس فلور کے توسط سے ہمارا ایک طریقہ کار رہا ہے، ملک میں کہ ایک صوبے کے اندر جب بھی کوئی طوفان یا اسطرح قدرتی آفات آتی تھیں تو باقی صوبے اُسکی مدد کو پہنچ جاتے تھے۔مثلاً جب صوبہ خیبر پختونخواہ میں تو گو کہ بلوچستان کے مالی حالات اتنے مستحکم نہیں تھے۔لیکن اُس کے باوجود ہماری صوبائی حکومت نے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کیا اور اُن کو چھ کروڑ روپے دیئے تھے۔تو میں جناب والا! اس فلور کے توسط سے باقی صوبائی حکومتوں سے مرکزی حکومت سے بھی ہماری درخواست ہوگی کہ جن آفات سے بلوچستان کے علاقے دوچار ہیں اُن سے نکالنے کیلئے ہمیں وسائل فراہم کئے جائیں۔تکنیکی امداد ہمیں دی جائے۔ہمیں ڈاکٹرز دیئے جائیں۔میڈیسن دی جائیں۔ہمیں blanket دیئے جائیں۔وہ ضروری اشیاء جو وہاں فوری ریلیف کیلئے اور انکی rehabilitation کیلئے۔اور ساتھ ساتھ ان کی rehabilitation کا کام بھی ہونا چاہئے جو کہ میں سمجھتا ہوں پانچ چھ کروڑ روپے سے تو یقیناً وہ ممکن نہیں ہیں اسکے لئے زیادہ وسائل کی ضرورت ہوگی۔تو میری اسمبلی کے فلور تمام سے گزارش ہوگی اور کل جب سی ایم صاحب کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی تھی جس میں تمام پارلیمانی لیڈر موجود تھے اسمیں یہی اعلان کیا گیا تھا کہ جی ایک فنڈ قائم کیا جائے گا جو کہ چیف منسٹر کا ریلیف فنڈ ہوگا۔اُس میں ہم سارے صوبائی وزراء ایم پی ایز اپنی ایک ایک مہینے کی تنخواہ دینگے۔اور اسکے بعد ہماری صوبائی حکومت کے اپنے افسران سے بھی گزارش ہوگی کہ وہ ایک ایک دن کی تنخواہ مہربانی کرکے رضا کارانہ طور پر اس فنڈ میں اگر جمع کرائیں تو اس سے یک یکجہتی اور اجتماعی سوچ کا ایک طریقہ کار پیدا ہوگا جو کہ ہمارے آئندہ لائحہ عمل کیلئے بہتر رہے گا۔شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ظہور بلیدی صاحب!

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے/پی سی ڈی اے): جس طرح سردار اسلم اور شاہ صاحب نے کہا پچھلے دنوں fatal cyclone کی وجہ سے جس طرح ہمارے coastal belt کو نقصان ہوا ہے۔اور طوفان کے ساتھ ساتھ وہاں 370 ملی لیٹر ریکارڈ بارش ہوئی ہے۔اُس نے تقریباً ہمارے coast کو تباہ کرکے رکھ

دیا ہے۔ڈسٹرکٹ گوادر کے تقریباً سینکڑوں گاؤں زیرآب آگئے ہیں لوگ وہاں سے نقل مکانی کر چکے ہیں۔اور سینکڑوں کی تعداد میں اُن کی بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی کشتیاں بھی ٹوٹ گئی ہیں۔تقریباً میرے پاس کچھ biodata ہے۔گوادرسٹی کی 50% چاردیواری اور گھر منہدم ہوگئے ہیں' جوغریبوں کے تھے۔اور بیس پچیس کے درمیان چھوٹی کشتیاں ٹوٹ گئی ہیں اور ڈوب گئی ہیں ایک کشتی کی قیمت ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔اور پچیس کے قریب بڑے لانچز ڈوب گئے ہیں جنکی کی مالیت ڈھائی کروڑ کے قریب ہے۔جناب سپیکر! سور بندر ،گنز ،پلیری، بیلار،پسنی کے مختلف گاؤں اوراور ماڑہ کے تقریباً زیادہ تر گاؤں زیرآب آگئے ہیں۔جسکی وجہ سے وہاں کے ہزاروں افراد نقل مکانی کر چکے ہیں۔جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے کوسٹ کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش ماہی گیری ہے اور وہ تقریباً تباہ ہوکررہ گئی ہے۔چیف منسٹر صاحب نے بروقت امداد کا اعلان کیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ انکی نقل مکانی کی وجہ سے انکو جو خوردونوش کی ضرورت پڑے گی وہ تقریباً اربوں میں آئے گی۔تو میں جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں چونکہ فنڈز نہیں ہیں۔وہ ایک ارب روپے کا فوری اعلان کردیں۔ہوسکتا ہے کہ فنڈز نہ ہوں لیکن اوورڈرافٹ سے بھی لے سکتے ہیں۔جناب سپیکر! اگر ہم پنجاب کو دیکھیں تو وہ سستی روٹی کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظہور صاحب! آپ کی بات آگئی آپ کا point on record آگیا۔دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی تقریر نہیں ہوتی ہے ناں۔

وزیر جی ڈی اے و بی سی ڈی اے: ایک منٹ جناب! جس طرح ہم نے دوسرے صوبوں کی مدد کی یا خیبر پختونخواہ کو دہشت گردی پر غریب صوبے نے چھ کروڑ روپے دیئے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر You have to the brief

وزیر جی ڈی اے وبی سی ڈی اے: عطا آباد جھیل کے لئے ہم نے پانچ کروڑ دیئے ہیں۔تو میری گزارش ہے کہ وہ بھی آکے اس مصیبت میں ہماری مدد کریں۔شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Thank you. Thank you.۔آغا عرفان صاحب اُسکے بعد زمرک صاحب۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: Thank you جناب سپیکر صاحب! آج ہمارے اخباروں میں اور کل رات الیکٹرانک میڈیا پر اسی fatal cyclone کے حوالے سے صوبائی گورنمنٹ کے بیانات آرہے تھے۔تو اسطرح ہمارے سی ایم صاحب نے تین چار دن پہلے جب سائیکلون کا معلوم ہوا تھا بروقت جو انتظام کیا تھا۔جیسے احسان شاہ صاحب نے کہا کہ وہاں اموات بہت کم ہوئی ہیں۔تو صوبائی حکومت کی کارکردگی اور سپیشلی

سی ایم صاحب کا کہ وہ خودنگرانی کررہے تھے۔ تو عرض یہ ہے کہ اب چونکہ جو کچھ damage ہوا وہ ہو چکا ہے۔ اب kindly سی ایم صاحب خود جاکے دیکھیں جس طرح ابھی یہ چھوٹے لانچز ہیں بیس پچیس یا کچھ بڑے لانچز وہ تو مکمل ڈوب گئے ہیں۔ اب یہ ایک natural disastor ہے۔ تو اس حوالے سے اگر سی ایم صاحب وہاں خود جائیں وہاں جو غریب لوگ ہیں انکی مدد کی جائے۔ اوراس کی خودنگرانی کریں۔

جناب سپیکر: Thank you. جی زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر مال): شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں بھی گوادر کے حوالے سے بات کرونگا۔ میری پارٹی (عوامی نیشنل پارٹی) ہمارے پارلیمنٹیر ینز گوادر میں جو تباہی آئی ہوئی ہے ہم اُنکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! صرف میں اتنا کہونگا کہ وہاں جو تباہی آئی ہوئی ہے اس سے چادر اور چاردیواری کا جو مسئلہ پیدا ہوا ہے بہت سے گھر جوزیرآب آگئے ہیں انکی چاردیواری اور کمرے گر گئے ہیں۔ میں صرف نواب سے یہ گزارش کرتا ہوں اور اپنے دوستوں سے کہ پی ڈی ایم اے یا جو بھی concerned ڈیپارٹمنٹس ہیں انکو ہدایت جاری کردی جائے کہ کم ازکم انکی چاردیواری کا تو بندوبست کرلیں کیونکہ ہمارے بچے اور عورتیں آسمان تلے بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے ابھی حمل کلمتی صاحب سے بھی بات کی کہ مسئلہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہماری جتنی بھی کچی دیواریں تھیں وہ گر گئی ہیں۔ اور بچے اور عورتیں دھوپ میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ تو اس مسئلہ کا حل جلدی نکال دیں کہ وہ چاردیواری بن جائے اور انکا پردہ محفوظ ہو۔ بس میری اتنی سے بات تھی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: Thank you. جی۔ جی شاہنواز صاحب! آپ۔ میرے خیال میں قائدایوان صاحب اس پر بات کررہے ہیں۔ جی چیف منسٹر صاحب!

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائدایوان): جناب سپیکر صاحب! میں تو چاہ رہا تھا کہ کوئی تین دن قبل میں گوادر پہنچ جاؤں۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے نہ جہاز جاسکتا تھا نہ گاڑی جاسکتی تھی تو میں نہیں جاسکا۔ لیکن آج میں جارہا ہوں انشاء اللہ۔ اور ہم سے حتی الوسع جو بھی ممکن جو ہمارے بس میں تھا وہ ہم نے کیا ہے۔ اور کل Joint Parliamentary Group کی میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ منسٹر صاحبان اپنی ایک مہینے کی تنخواہ دینگے اور کل شام وزیراعظم سے میں نے فون پر بات کی اور آج بھی ان سے میں نے ذکر کیا اور ڈی جی ' این ڈی ایم اے (National Disastor Management Authority) اُنکے ساتھ بھی آج میٹنگ ہوگی' ڈھائی بجے پرائم منسٹر صاحب' سی ایم سیکرٹریٹ آئینگے' اُن سے بھی discussion ہوگی۔ اور میں

سید احسان شاہ، سردار اسلم بزنجو اور دوست ہم جا رہے ہیں اور ہم خود وہاں موجود ہو کے ہم دیکھیں گے کہ ہمارے بھائیوں کو جو تکلیف پہنچی ہے اِس سائیکلون سے ان کی ہم حتی الوسع ہر ممکن مدد کرینگے۔ اور آج جو اخبارات میں ہم پڑھتے ہیں کہ یہ اتحاد اور وہ اتحاد اور وہ اتحاد اور انکی طرف سے جو مذمتی بیانات آرہے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ لیکن میں اُنکو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یعنی اُنکا موقف صرف بیانات تک محدود ہیں لیکن اس حکومت نے جو بھی ممکن ہوسکی ہم نے انکے لئے کیا ہے اور ہم کریں گے۔ (ڈیسک بجائے گئے) میں نے پاکستان نیوی کے وائس ایڈمرل سے بھی رابطہ کیا تھا۔ اور پسنی ایئر پورٹ پر دو ہیلی کاپٹر انہوں نے کھڑے کیے تھے اور ان کا ایک اور reconnaissance جہاز جو یعنی گوادر اور جیونی کے ساحل کو monitor کر رہا تھا، وہ بھی انہوں نے کیا۔ لیکن جب موسم خراب ہوا تو وہ ہیلی کاپٹر نہیں اُڑ سکے۔ اور ایف ڈبلیو او بی آج حرکت میں آ گئی ہے۔ اور کل تک روڈ بھی انشاء اللہ کھل جائیگی۔ اور میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مکران ہو یا ژوب ہو یا قلعہ عبداللہ ہو یا مستونگ ہو یا منگچر ہو جو بھی ہو ہمارے بھائی ہمارے عزیز قریب وہاں بستے ہیں اور ہم ان کی تکالیف سے قطعاً غافل نہیں ہیں۔ اور ہمارے بس میں جو بھی ہو سکے گا ہم انشاء اللہ کرینگے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

Mr . Speaker: Thank you Nawab Sahib , Thank you .

مری صاحب! اب چیف منسٹر صاحب کی statement آ گئی ہے۔ میرے خیال میں اب اس پر بحث ختم ہونی چاہیے۔ جی سردار اسلم صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب سپیکر صاحب! میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا واسع صاحب کچھ کہہ رہے ہیں میرے خیال میں ہم ان کو ہم سن لیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات: ٹھیک ہے سر!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب سپیکر! چونکہ جناب چیف منسٹر صاحب نے پہلے بھی جو اقدامات کیے تھے پیش بندی کے طور پر اللہ کی طرف سے جو مصیبت یا آفت آتی ہے اسکو روکنے والا تو صرف ہی اللہ ہوسکتا ہے اور کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن اُنکے لئے حفاظتی انتظامات حتی الوسع لوگوں کو بچانے کیلئے میرے خیال میں بلوچستان حکومت کے، اگر انہوں نے پہلے سے پیش بندی کے طور پر انتظامات نہ کیے ہوتے تو وہاں اموات بھی شاید ہوتی تھیں وہاں بہت بڑے نقصانات ہوتے تھے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے جب اتنی بارش اور اتنے زیادہ

سیلاب وغیرہ جب آجاتے ہیں تو یہ بلوچستان حکومت کی اور ہمارے چیف منسٹر صاحب کی ایک منصوبہ بندی اور ایک اچھی نیت تھی۔تو جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں جیسے قائد ایوان نے فرمایا کہ ''بلوچستان ہمارا گھر ہے'' گوادر ہو یا ژوب کے کٹو ڈبئی ڈبر تک ہو۔تو یہ ہمارے گھر ہیں ہمارے بھائی ہیں ہمارے لوگ ہیں اُن کی مصیبتوں میں ہم برابر کے شریک ہیں۔اسی وجہ سے آج وزیراعلیٰ صاحب کی سربراہی میں کابینہ کے کچھ ارکان بھی انکے ساتھ وہاں جائینگے اور ہم خود وہاں جائینگے۔وہاں ان لوگوں ان بھائیوں اوران بہنوں سے اظہار یکجہتی کیلئے اور ہم اور ہماری حکومت سے جتنا ممکن ہو سکے' اگر ان کی چاردیواری کی ضرورت ہو یا کوئی خوراک خوردونوش کی یا نقل مکانی کیلئے انکی کوئی بھی ضرورت ہو تو انشاء اللہ العزیز ہم انکے ساتھ ہیں۔اور ہم ان کے ساتھ رہیں گے جناب سپیکر! اظہار یکجہتی کے طور پر اور مصیبت تو اللہ کی طرف سے آتی ہے اس کو روکنے والا صرف اللہ ہی ہوسکتا ہے شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار اسلم صاحب! مولانا صاحب یہ بات بالکل صحیح ہے' بحیثیت لسبیلہ کے نمائندہ ہونے کے میں اعتراف کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت نے وزیراعلیٰ صاحب کی سربراہی میں بہت اچھے اقدامات کیے' جسکی وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔اور وزیراعلیٰ کی ہدایت پر لسبیلہ میں میں نے دیکھا کہ میرے حلقے میں جو coast سے لگتا ہے پوری انتظامیہ' کمشنر' ڈپٹی کمشنر جتنے بھی باقی ادارے تھے بڑے متحرک رہے۔اور واقعی گورنمنٹ کو اس معاملے پر appreciate کرنا چاہیے۔جی سردار اسلم بزنجو صاحب! (ڈیسک بجائے گئے)

وزیر آبپاشی وبرقیات: جناب سپیکر صاحب! میں ایک مسئلے کی طرف اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔پچھلی حکومت میں ایک بدنام زمانہ بریگیڈیئر کے دباؤ میں آکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بدنام زمانہ؟

وزیر آبپاشی وبرقیات: ایک بدنام زمانہ بریگیڈیئر کے دباؤ میں آکر بلوچستان حکومت نے بیس کروڑ روپے کسی کمپنی یا بینک تھا' اللہ والا یا کیا تھا اسمیں invest کیا۔چند عرصہ گزرنے کے بعد اس کمپنی نے اپنے کو defaulter show کر کے بلوچستان کے پیسے ہضم کر لیے۔اس حکومت کے آتے ہی اس نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم یہ مسئلہ عدالت میں لے جائیں گے۔منافع سے بیزار ہے ہمیں ہمارا اصل زر بیس کروڑ روپے اس غریب صوبے کے واپس مل جائیں۔لیکن ابھی وزیر خزانہ نے پتا نہیں اس حوالے سے کیا اقدامات کیے ہیں۔تا کہ ہم لوگوں کا اصل زر کم از کم واپس ہوا گر ہم اور کچھ نہیں کر سکتے عدالت کا تو رخ کر سکتے ہیں کہ یہ جو پیسے اللہ والی کمپنی تھی بینک تھا کیا مصیبت تھی۔جو ہمارے بیس کروڑ روپے لے گئے۔

جناب سپیکر: کیا کمپنی تھی؟

وزیر آبپاشی و برقیات: اللہ والا کمپنی تھی کوئی بینک تھا کیا تھا بیس کروڑ روپے ہمارے لے گئے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر: سردار اسلم صاحب نے یہ ایک معلومات کی حد تک شاید کابینہ کے دوسرے ارکان نے ایسی معلومات کی حد تک اس قسم کی بات ہے کہ پنشن کے کچھ پیسے کسی کمپنی کو انہوں نے invest کرنے کیلئے میرا خیال دیئے تھے۔اور انہوں نے اپنے آپ کو defaulter show کیا ہوا ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اِس پر سارے ساتھیوں کو شاید علم نہ ہو۔عدالت میں جانا یا نہ جانا یہ تو حکومت کو چھوڑ کے عام آدمی بھی عدالت میں جا سکتا ہے اور وہ کر سکتا ہے۔لیکن میں سمجھتا ہوں اور میری تجویز یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب اسکے بارے میں کابینہ کے ارکان کو یا اُسکے لئے ایک مخصوص کمیٹی تشکیل کر کے اپنے پیسے وصول کرنے کیلئے حکومتی سطح پر پہلے اپنی حکومت کو استعمال کر کے اگر نہ ہو سکا عدالت میں تو عام آدمی بھی جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ کرتے ہیں وزیر خزانہ صاحب is the concerned person۔

قائد ایوان: جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں میں ایوان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد ایوان: میرے پاس یہ case آیا تھا۔اُنہوں نے ایک درخواست دی تھی کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: but یہ case صحیح ہے۔

قائد ایوان: جی نہیں میں عرض کرتا ہوں۔یہ رقم write-off کی جائے۔جس کو میں نے مسترد کیا۔میں نے کہا یہ عوامی اثاث ہیں اور اس کو میں معاف نہیں کر سکتا ہوں۔اور میں نے اُنکی درخواست کو reject کیا۔میں نے کہا کہ اُن کو payment کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔تو وزیر خزانہ صاحب! آپ پھر اس میں سب کو brief کریں۔کیونکہ This is an information for all us . ہمیں شاید پتا نہیں تھا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! ہم نے وہ application ایک سمری کی صورت میں وزیر اعلیٰ کو دے دی اور وزیر اعلیٰ کو ہم نے یہ ایڈوائز کیا تھا کہ اس کو reject کریں۔اور جو پیسے ہیں اس کو receive کریں۔ابھی جو ہمارے آنر ایبل اریگیشن منسٹر فرما رہے ہیں انشاءاللہ ہم یہ پیسے وصول کر لیں گے۔

جناب سپیکر: Ok,Thank you.۔وقفہ سوالات۔ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: سوال نمبر 174۔

☆174 ڈاکٹر آغا عرفان کریم:

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ مال کی زیر تصرف شہری املاکس کی کل تعداد کسقدر رہے اور یہ کن کن افراد کے نام کسقدر کرایہ پر الاٹ کی گئی ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز لیز پر دی جانے والی شہری املاکس کے قانون کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مال:

اندریں بارہ گزارش ہے کہ یہ دو سوالوں کا تعلق پورے صوبے سے ہے جس کے لئے تمام کمشنرز صاحبان کو لکھا جا چکا ہے اور باقاعدہ بار بار یاددہانیاں کرائی جا چکی ہیں مگر تا حال صرف چار ڈویژن ہائے کے جوابات موصول ہو چکے ہیں جبکہ دو ڈویژن جن میں مکران اور نصیر آباد شامل ہیں انکے جوابات ابھی آنا باقی ہیں ان دونوں ڈویژنوں کے جوابات موصول ہونے کے بعد سوالوں کا مکمل باضابطہ جواب معزز اسمبلی کو پیش کر دیا جائے گا۔

Mr . Speaker: Question No 174 Answer be taken as read .

قائد ایوان: جناب سپیکر! سردار صاحب نے جو مسئلہ اُٹھایا تھا اسمیں میں ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دے رہا ہوں' مولانا عبدالواسع' میر عاصم کرد اور سردار اسلم بزنجو اس کمیٹی کے رکن ہونگے تا کہ وہ پوری چھان بین کر کے اُن سے وہ رقم وصول کرنے کیلئے انتظامات کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اچھی بات ہے۔ اچھی بات ہے۔ Thank you Nawab Sahib. good جی منسٹر ریونیو! اس سوال کا جواب نہیں آیا ہے۔ میرے خیال میں یہ لکھا ہوا کچھ ہے۔ جی جی آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر مال): سر! اس سوال کا تعلق پورے صوبے سے ہے۔ جس میں ہمارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر مال: پورے چھ ڈویژن سے اِس سوال کا تعلق ہے اور ایک پیچیدہ قسم کا ہے۔

جناب سپیکر: آغا صاحب! صحیح ہے آپ نے بہت lengthy سوال کیا ہے۔ اس پر بہت وقت لگے گا۔ میرے خیال میں ہمیں منسٹر صاحب کو sufficient time دینا چاہیے۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: جناب سپیکر صاحب! یہ سوالات میں نے مئی میں دیئے تھے۔

جناب سپیکر: لیکن آغا صاحب! دیکھیں کہ سوال کی نوعیت کیا ہے ناں۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: سر! چار کمشنروں نے تو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: تو ٹھیک ہے اسکا مطلب کہ .The Government is working on that مطلب کہ وہ کام کر رہے ہیں ناں۔ ٹھیک ہے جی آپ کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہوسکیں اسکا جواب دیدیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! صرف دو ڈویژن کا ابھی تک بقایا ہے۔ وہ آجائیں گے تو ہم پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: وہ چار کی اگر ہمیں تفصیل دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں ایسے نہیں اکٹھے آپ کو دینگے۔ آغا عرفان صاحب! اپنا اگلا سوال پکاریں۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: سوال نمبر 175۔

☆175 ڈاکٹر آغا عرفان کریم:

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مال کے زیر تصرف کس قدر زرعی اراضی ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع خضدار میں واقع شاہ نورانی کے علاقہ میں زرعی اراضی کسقدر ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کس کے پاس جمع ہوتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کی بعض علاقوں میں واقع سرکاری زرعی اراضی پر قبضہ ہو چکا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے۔ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض علاقوں میں واقع زرعی اراضی کو لیز پر دیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قانون وقاعدہ کے تحت، تفصیل دی جائے؟

وزیر مال:

سوال ہذا کا جواب سوال نمبر 174 کی تفصیل دیا جا چکا ہے۔

وزیر مال: سر! یہ بھی اسی نوعیت کا سوال ہے اور اس کا بھی جواب آتے ہوئے سارے ایک ہی ساتھ دیدینگے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ بھی اُسے سے related ہے۔

وزیر مال: اور اُس کا بھی جواب آجائے پھر سارے دے دیتے ہیں جتنے بھی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ 175-174 کے جوابات آپ کوشش کریں کہ اگلے سیشن میں آنے چاہئیں کوشش ہونی چاہیے۔

وزیر مال: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ روبینہ صاحبہ! اپنا اگلا سوال پکاریں۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: سر! میں؟

جناب سپیکر: ایک منٹ منسٹر ٹرانسپورٹ ہیں؟ ٹھیک ہے جی منسٹر ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہیں اور mover بھی نہیں ہیں ۔اس سوال کو defer کیا جاتا ہے for the next session ۔وقفہ سوالات ختم ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم میر محمد امین عمرانی صاحب' وزیر نے اپنے علاج کیلئے بیرونی ملک جانے کی وجہ سے رواں اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر امان اللہ نوتیزئی صاحب' وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم پیر عبدالقادر گیلانی صاحب' ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر قمبر علی لچکی صاحب' وزیر نے بوجہ ناسازی طبیعت رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر ظفر اللہ زہری صاحب' وزیر نے میڈیکل چیک اَپ کیلئے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر غلام جان بلوچ صاحب' وزیر نے اپنے حلقے کے دورے کی وجہ سے رواں اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ' وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر عبدالرحمٰن مینگل صاحب' وزیر نے دورے پر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محمد یونس ملازئی صاحب' وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر حمل کلمتی صاحب' وزیر نے گوادر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (درخواستیں منظور ہوئیں)

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب سپیکر: وزیر کیو واسا' کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر کیو واسا و QGWSP): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر کیو واسا کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر کیو واسا' کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر کیو واسا و QGWSP: میں وزیر کیو واسا تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔ جی راحیلہ صاحبہ؟

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): جناب سپیکر صاحب! سی ایم صاحب نے تمام یونیورسٹیز پر ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔

جناب سپیکر: راحیلہ صاحبہ! ابھی تو یہ پیش ہو رہا ہے ناں۔ ابھی منظوری نہیں ہو رہی ہے پھر آپ اُس دن بات

کیجئے گا۔ ٹھیک ہے ناں جی۔

وزیر پراسیکیوشن: نہیں تو پیش پر بھی تو سر! ایک کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اُس دن بات کیجئے گا پلیز! وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی۔۔۔(مداخلت)

وزیر پراسیکیوشن: اِس پر سر! کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے آپ کیسے اسکو پیش کرر ہے ہیں؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی صادق صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر! جیسا کہ راحیلہ درانی صاحبہ فرما رہی ہیں اِس سلسلے میں تمام یونیورسٹیوں کے سلسلے میں جو انکی کمیٹی تھی چیف منسٹر صاحب نے تشکیل دی تھی جس میں احسان شاہ' میں' بیگم مگسی صاحبہ' سب۔ وہ رپورٹ جب تک چیف منسٹر صاحب کو نہیں ملتی اُسکے بعد چیف منسٹر صاحب اُس پر جو بھی فیصلہ دیں پھر اسکو مسودہ قانون بنائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ لاء منسٹر صاحبہ!

وزیر مواصلات وتعمیرات: کیونکہ اسکی ایک میٹنگ ہوئی اور سفارشات انجینئر زمرک خان صاحب اور کیپٹن عبدالخالق صاحب سب نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی وزیر تعلیم بتائیں گے۔

جناب طاہر محمود خان (وزیر تعلیم): ایک کمیٹی بنائی گئی ہے میڈم اُسکے چیئرمین ہیں۔ یہ اُس سے علیحدہ وہ irrelevant ہے۔ یہ تو لسبیلہ یونیورسٹی کی ہے دوسال سے وہ کام کر رہی ہے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ بغیر irregular کام کر رہی ہے تو وہ اپنے کام کرنے کے لئے یہ بل ہے اُسکو پیش کرنا ہے۔ تو اسمیں تو وہ مسئلہ ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحبہ! آپ بتائیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اُن کی تنخواہیں بھی بند ہیں اور وہ بڑے عرصے سے بیروزگار بیٹھے ہوئے ہیں اور یونیورسٹی بچے پڑھ بھی رہے ہیں۔ یہ matter اُس سے related ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! جب اس پر ووٹنگ ہوگی ~~اُس وقت~~ اپنی رائے دیجئے۔ وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

وزیر تعلیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر تعلیم: میں وزیر تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 9/جون 2010ء بروز بدھ بوقت صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)